وتشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ہر مسئلہ بالکل واضح اور نکھر کر آجاتا ہے اور سمجھنے میں کوئی پریشانی اور الجھن محسوس نہیں ہوتی۔

یہ مجموعۂ مقالات اہل علم کے علاوہ مدارس کے اساتذہ وطلبہ، اصحاب ذوق اور قانون داں حضرات کے لیے بھی مفید ہے۔ اس عمدہ کاوش پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (عبدالحی اثری)

الشعر العربی فی الھند — الطاف احمد مالانی

ناشر: مرکز الملک عبداللہ بن عبدالعزیز الدولی لخدمۃ اللغۃ العربیۃ، ریاض، ۲۰۱۶ئ۔ صفحات: ۴۷۳، قیمت۔/۳۰۰ روپے

ہندوستان میں عربی زبان و ادب سے ربط وتعلق اور شغف کی قدیم تاریخ ہے۔ یہاں مختلف علوم وفنون اور خاص طور پر اسلامیات میں تصنیف وتالیف کے لیے عربی زبان کو واسطہ بنایا گیا ہے اور بڑی وقیع کتابیں لکھی گئی ہیں، جن کی قدر و قیمت کا اعتراف عالم عرب کے علماء و دانش وروں نے بھی کیا ہے۔ ہندوستانی علماء کا عربی ادب سے شغف اس حد تک بڑھا کہ انھوں نے عربی زبان میں شاعری بھی کی۔ یوں تو ہندوستان میں عربی شاعری پر کئی حضرات نے تحقیقی کام کیا ہے، جن میں ڈاکٹر حامد علی خان کا تحقیقی مقالہ بہ عنوان 'ہندوستان کی عربی شاعری' قابلِ ذکر ہے، جس پر موصوف کو علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر وی محی الدین فاروقی نے 'کیرلہ میں عربی شاعری: آغاز وارتقائ' کے عنوان سے کالی کٹ یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ زیر نظر کتاب میں تیرھویں چودھویں صدی ہجری میں ہندوستان میں عربی شاعری کو مطالعہ و جائزہ کا موضوع بنایا گیا۔ اس کا پورا نام یہ ہے: '**الشعر العربی فی الھند فی القرنین الثالث عشر و الرابع عشر الھجریین: أغراضہ و خصائصہ**'۔ اس کا امتیاز یہ ہے اول الذکر تحقیقی مقالات میں صرف شعراء کے تذکرے جمع کیے گئے ہیں اور ان کی شاعری کے کچھ نمونے پیش کیے گئے ہیں، جب کہ زیر نظر کتاب میں ان کا فنی حیثیت سے جائزہ لیا گیا ہے۔

جناب الطاف احمد مالانی نے جنوبی ہند کی مشہور دینی درس گاہ، دارالسلام عمر آباد سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدراس یونی ورسٹی سے، ادیب فاضل کا کورس کیا ہے، ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی میں رہ کر تصنیفی تربیت حاصل کی ہے، پھر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے لیسانس (گریجویشن) اور ماجیستر (پوسٹ گریجویشن) کیا ہے، آخر میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔زیرِ نظر کتاب اصلاً ان کا ماجیستر کا تحقیقی مقالہ ہے۔

یہ کتاب مقدمہ، تمہید اور خاتمہ کے علاوہ تین فصول پر مشتمل ہے۔ تمہید میں ہندوستان کے جغرافیہ، تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں یہاں کے سیاسی حالات اور عربی زبان کے ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے۔فصل اول میں دونوں صدیوں میں یہاں کے شعراء اور ان کی شاعری پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔فصل دوم میں ہندوستان میں عربی شاعری کے موضوعات: اسلامی عقائد، زہد، مسلمانوں کی پستی پر اظہارِ افسوس اور اصلاحِ احوال کی دعوت، جہاد فی سبیل اللہ، نعت، حکم رانوں کی مدح، علمائ، اساتذہ اور عظیم شخصیات کی مدح، مرثیہ، غزل اور سیاسی، ثقافتی اور سماجی احوال کا بیان وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔فصل سوم میں، جو کتاب کا اہم ترین حصہ ہے، عربی شاعری کے ظاہری و باطنی فنی خصائص زیر بحث آئے ہیں۔

اس کتاب میں علامہ فیض الحسن سہارن پوری (م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ئ) علامہ فضل حق خیر آبادی (۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ئ) شیخ سید احمد قنوجی (م ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ئ) مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ئ) اور شیخ ابو محفوظ کریم معصومی (م ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ئ) کی عربی شاعری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔شعراء کی سوانح بیان کرتے ہوئے بہت سے مقامات پر صرف عیسوی سنین درج کیے گئے ہیں، جب کہ کتاب تیرھویں، چودھویں صدی ہجری کا احاطہ کرتی ہے۔مناسب تھا کہ ساتھ ہی ہجری سنین کا بھی ذکر کیا جاتا۔ شیخ ابو محفوظ کریم معصومی کی سوانح میں انھیں 'باحیات' لکھا گیا ہے (ص ۷۴)۔ یہ بات مقالہ کی تحریر کے وقت کی ہوسکتی ہے۔ ان کی وفات آٹھ سال قبل ہوچکی ہے۔مقالہ کی اشاعت کے وقت اس کی تصحیح ہوجانی چاہیے تھی۔

امید ہے کہ اس کتاب کو علمی و ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

(م۔ر)